فرضی زوجہ کادیانی کے شوہر ثانی کی عدم وفات پر کادیانی کی راست بیانی

آنانکہ چشم برگل تحقیق واکنند — از ہر چہ منعم رنگ نگیرد و حیا کنند
در ہیچ شے کہ غیر خاموشی علاج نیست — پرہیزہ است تکیہ بچون و چرا کنند

کادیانی کی فرضی و خیالی زوجہ[١] مرزا احمد بیگ مرحوم کی دختر نیک اختر کے شوہر ثانی مرزا سلطان[٢] محمد بیگ ساکن پیٹی علاقہ قصور ضلع لاہور (خدا اسکو زندہ رکھے اور اسکی موت چاہنے والے کے منہ میں خاک ڈالے) کی نسبت کادیانی نے یہہ پیشگوئی کی تہی کہ جس تاریخ وہ کادیانی کی زوجہ مذکورہ کو

---

(٢) مرزا سلطان محمد بیگ صاحب اس لفظ پر بہسے آشفتہ نہوں اور یہ اعتراض نہ کرین کہ کیون ہماری منکوحہ کو کادیانی کی زوجہ بنایا اور کادیانی کو اسکا شوہر اول ہمیں اور ہمکو شوہر ثانی قرار دیا۔ ایصاحب یہ جرأت ہمنے نہیں کی یہ گستاخی کادیانی ہی سے ہوئی ہے۔ ہم تو صرف ناقل ہیں اور "نقل کفر کفر نباشد" آپنے بہی سنا ہوگا۔

ہان آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کادیانی نے ہماری منکوحہ کو اپنی زوجہ کہان اور کب بنایا ہوگا

جواب یہ ہے کہ ایصاحب! دو دفعہ اس نے یہ جرأت کی ہے دفعہ اول ۱۸۸۸ء مین بضمن اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور دفعہ دوم ۱۸۹۱ء مین بضمن فیصلۂ آسمانی۔

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء مین اس نے آپکے حرم محترم کی نسبت یہ الہام گہڑ کر شائع کیا تہا۔

فسیکفیکہم اللہ ویردھا الیک جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا انکے ہٹا کرنیوالون کو خود سنبھال لیگا اور اس عورت کو تیری طرف پہر لادیگا یا واپس لائیگا۔

© rasailojaraid.com

اپنے نکاح مین لاویگا اس تاریخ سے اڑہائی برس کے عرصہ تک وہ فوت ہو جائیگا۔ اور اسکے مرنے کے بعد پہر خدا تعالے اس زوجہ کادیانی کو کادیانی کیطرف واپس لائے گا۔ اصل عبارت یہ ہے جو اسکے

عربی لفظ رد دیا اسکے ترجمہ پہر لانے یا واپس لانے کے یہی معنے ہوتے ہین کہ ایک چیز پہلے کسیکے پاس ہو اور پہر چلا جائے بعد اسکے پاس آجاوے۔ عربی کے الفاظ قرآن مین ایسے بہت ہین جنکے یہی معنے ہین آیات منقولہ

لرادک الی معاد۔ انا رادوہ الیک فرددناہ الی امہ۔

حاشیہ کے معنے کسی مولوی سے پوچہو۔ یا مترجم قرآن مین ان کے معنے دیکہہ لو

ہندی مین اس مضمون کا یہ شعر پڑہو ~ جا کے گلزار سے صیاد پہر آیا الٹا + کیا نصیبہ ہے ترا بلبل شیدا الٹا + جس سے یہی معنے سمجہہ مین آتے ہین کہ صیاد پہلے اس باغ مین تہا جسمین وہ پہر آیا۔

فیصلہ آسمانی کے صفحہ اخیر کے حاشیہ مین کادیانی نے اپنی زوجہ عفیفہ کی نسبت یہ الہام گہڑا اور شایع کیا ہے۔

یسئلونک احق ہو قل ای وربی انہ لحق وما انتم بمعجزین زوجناکہا لا مبدل لکلماتی

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ لوگ تجہہ سے پوچہتے ہین کہ کیا یہ نکاح یا پیشگوئی متعلق نکاح حق ہے تو کہدے بخدا وہ حق ہے۔ اور تم خدا کو عاجز کرنے والے نہین ہو ہمنے اسکا نکاح تجہہ سے کر دیا۔ خدا کی بات کوئی بدلنے والا نہین۔

اسمین تو اسنے صاف تصریح سے کہدیا کہ اس عورت سے خدا تعالے نے میرا نکاح کر دیا ہوا ہے یہ وہ کلمہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے خدا تعالے نے ام المومنین حضرت زینب کا نکاح آنحضرت سے کر دیا تہا۔ اور قرآن مین اسکو نقل فرمایا۔ لہذا پہر آنحضرت نے اپنا نکاح حضرت زینب سے خود نہین پڑہا۔ بلکہ خدا کے پڑہے ہوئے نکاح کو کافی سمجہا بس اگر بحسب ادعاء کادیانی آپ کی زوجہ محترمہ سے خدا تعالے نے اسکا نکاح کر دیا ہوا ہے تو پہر اسکے خیال مین آپکی منکوحہ کو زوجہ کادیانی کے ہونے مین کیا کسر رہی ہے؟ کیا خدا تعالے کا پڑہا ہوا نکاح ملا و قاضی کے پڑہے ہوئے نکاح سے کچہہ کم ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ ہم نے کادیانی کے اسی قول و ادعا کی نظر سے اس بیاکد امن کا پہلا شوہر کادیانی کو اور دوسرا آپکو کہا ہے اسپر آپکو آشفتگی ہو تو آپ کادیانی پر مواخذہ کرین کہ وہ کیون آپکی زوجہ کو اپنی زوجہ قرار دیتا ہے۔ خاکسار کو ناقل سمجہکر معاف رکہین۔

کادیانی کے اتباع کو اگر یہ جوش آوے کہ ایک عورت فراش غیر کو حضرت اقدس کی زوجہ بنا کر پہر اسکے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء سے نقل کیجاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی

یا معین برحمتک نستعین

ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا ۔ قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا ۔ کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

اسکے بعد کادیانی نے شروع اشتہار سے صفحہ تک اخبار نور افشان پر لے دے کی جسمین اس پیشگوئی کو شہوت پرستی قرار دیا گیا تھا۔ اسکے بعد صفحہ مین کہا ہے۔

"اب یہ جاننا چاہیئے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشان مین فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا ایک مدت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے۔ اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے۔ اور اب بھی رکھتے ہین چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء مین جو چشمہ نور امرت سر مین انکی طرف سے اشتہار چھپا تھا یہ درخواست انکی اس اشتہار مین بھی مندرج ہے انکو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسولؐ سے بھی دشمنی ہے اور والد اس دختر کا بباعث شدت تعلق قرابت ان لوگون کی رضاجوئی مین محو اور ان کے نقش قدم پر دل و جان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہین کا فرمان بردار ہو رہا ہے اور اپنی لڑکیان انہین کی لڑکیان خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہین۔ اور ہر باب مین اُسکے مدار المہام اور ...

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۰)

...کو شوہر ثانی کیون تجویز کیا وہ بھی اپنی حضرت سے کہین کہ ایسے ان الہامات ہین عورت کو جو دراصل غیر ہے کیون اپنی زوجہ بنایا اور ان لوگون سے ہمکو شرمندہ کرایا جو ہمکو کہہ رہے ہین کہ تمہارے مسیح کی زوجہ دوسرے شوہر کے گھر بس رہی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نفس ناطقہ کے اُسکے لئے ہو رہے ہین تبہی تو نقارہ بجاکر اسکی لڑکی کے بارہ مین آپ ہی شہرت دیدی یہانتک کہ عیسائیون کے اخبارون کو اس قصّہ سے بہر دیا آفرین برین عقل و دانش۔ مامون ہونیکا خوب ہی حق ادا کیا۔ مامون ہون تو ایسے ہی ہون۔ غرض یہ لوگ جو مجہکو میرے دعوٰی الہام مین مکّار اور دروغگو خیال کرتے تہے۔ اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تہے۔ اور مجہ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تہے۔ تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دُعا ہی کی گئی تہی۔ سو وہ دُعا قبول ہو کر خدا تعالے نے یہ تقریب قایم کی کہ والد اُس دُختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا تفصیل اسکی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بہائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تہی۔ غلام حسین عرصہ پچیس ۲۵ سال سے کہین چلا گیا۔ اور مفقود الخبر ہے۔ اسکی زمین ملکیت جسکا حق ہمین پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری مین درج کرا دی گئی تہی۔ اب حال کے بندوبست مین جو ضلع گورداسپور مین جاری ہے نامبردہ یعنے ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار۔ یا پانچہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دین۔ چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہہ ہبہ نامہ لکہا گیا چونکہ وہ ہبہ نامہ بجُز ہماری رضامندی کے بیکار تہا۔ اسلئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا تا ہم اُس ہبہ پر راضی ہو کر اُس ہبہ نامہ پر دستخط کر دین اور قریب تہا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مُدت سے بڑے بڑے کامون مین ہماری عادت ہے جناب الٰہی مین استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پہر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تہا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تہا جسکو خدا تعالے نے اس پیرایہ مین ظاہر کر دیا۔

اُس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجہے فرمایا کہ اس شخص کی دُختر کلان کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور اُنکو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروّت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا - اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤگے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مین درج ہین لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑہائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہوجائیگا - اور ان کے گہر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی - اور درمیانی زمانہ مین بہی اُس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے +

پہر ان دنون مین جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالے نے یہ مقرر رکہا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلان کو جسکی نسبت درخواست کی گئی تہی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح مین لاویگا - اور بیدینوں کو مسلمان بناویگا - اور گمراہوں مین ہدایت پہیلاویگا - چنانچہ عربی الہام اس بارے مین یہ ہے - کذبوا بایتنا وکانوا بہا یستہزؤن ہ فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ط ان ربک فعال لما یرید یانت معی وانا معک - عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا - یعنے اُنہون نے ہمارے نشانون کو جہٹلایا - اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تہے سو خدا تعالے ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہین تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اسکی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا - کوئی نہین جو خدا کی باتون کو ٹال سکے - تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچہہ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتہہ اور مین تیرے ساتہہ ہون اور عنقریب وہ مقام تجہے ملیگا جسمین تیری تعریف کیجائیگی یعنے گو اول مین احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہین اور نالائق باتین موہنہ پر لاتے ہین - لیکن آخر خدا تعالے کی مدد کو دیکہکر شرمندہ ہونگے - اور سچائی کے کہلنے سے چارون طرف سے تعریف ہوگی"

اس کے بعد کادیانی نے اخبار نور افشان کے اس اعتراض کا کہ "اگر یہ الہام خدا کی طرف تہا تو اسکا پوشیدہ کیون رکہا - اپنے خطوط مین اسکو پوشیدہ رکہنے کی تاکید کیون کی" ایسا ادا ہی

© rasailojaraid.com

واہی جواب دیا ہے جو عذر بدتر از گناہ کا مصداق ہے - اخیر میں کہا ہے کہ یہ پیشگوئی اس زمانہ میں کی تھی - جبکہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تھی یعنے آٹھ یا نو برس کی تھی - تو اسپر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے -

خاکسار - غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

ازانجا کہ پیشگوئی یا الہام ضمن نتیجہ جو احتلام کا دیا تھا اور اسی وجہ سے وہ اس پیشگوئی کے مضمون اور وعدہ پر دل سے مطمئن نہ تھا اور خوب جانتا تھا کہ میں نے ایک شکار کے لئے جال پھیلایا ہے - جو ہاتھ پاؤں مارنے کے بغیر دام میں آنا نہایت مشکل ہے - لھذا اس نے اس وعدہ پر صبر و سکوت اختیار نہ کیا - بلکہ وہ مضطر و ناچار و حیران و بیقرار ہو کر ناجائز وسائل و تدبیروں کے درپے ہو گیا - پس پہلے تو اس نے مرزا احمد بیگ اپنی فرضی زوجہ کے والد کو ڈرانا اور پھسلانا شروع کیا - اور کئی خط متضمن ترغیب و ترہیب (ڈرانے) کے ذریعہ سے اسکو دام میں لانا چاہا - اور جب وہ قابو میں نہ آیا - تو پھر اسکی ہمشیرہ کو جو کادیان کے بیٹے فضل احمد کے خوشدامن تھی - (اس خیال سے کہ عورتیں عموماً بزدل ہوتی ہیں - اور ایسی باتیں سنکر ڈر جاتی ہیں) ڈرانا اور پھسلانا چاہا اور اسکے نام ایک خط رجسٹری شدہ متضمن ترغیب و ترہیب روانہ کیا - وہ عورت بھی جوانمرد نکلی - تو پھر اسکے شوہر کو مرزا علی شیر بیگ کے نام اسی مضمون کا خط لکھا وہ خط ذیل میں نقل کیا جاتا ہے جسمیں پہلے خطوں کی بھی تصدیق پائی جاتی ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی - مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالے السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالے - خوب جانتا ہوں کہ مجھکو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپکو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قایم سمجھتا ہوں - لیکن اب جو میں آپکو ایک خبر سناتا ہوں آپکو اس سے بہت رنج گذریگا - مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑتا جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پروا نہیں رکھتے - آپکو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کسقدر میری عداوت ہو رہی ہے - اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونیوالا ہے - اور آپکے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں

سلف یہ حماقت اس صورت میں مسلم ہوتی ہے جبکہ وہ لڑکی ہمیشہ نو ہی برس کی رہتی - اور جبکہ وہ فقط منظور ہو جانے کے بعد دو تین ہی برس میں [illegible]

© rasailojaraid.com

آپ سمجھ سکتے ہین کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہین بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہین عیسائیون کو ہنسانا چاہتے ہین۔ ہندؤون کو خوش کرنا چاہتے ہین۔ اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پروا نہین رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگون نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اسکو خوار کیا جائے۔

ذلیل کیا جاییے۔ روسیاہ کیا جاییے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہین۔ اب مجھکو بچا لینا اللہ تعالے کا کام ہے۔ اگر مین اسکا ہون تو ضرور مجھے بچا لیگا اگر آپکے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیون نہ سمجھ سکتا۔ کیا مین چوہڑا۔ یا چمار تھا جو مجھکو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو ابتک ہان سے ہان ملاتے رہے اور اپنے بھائی کیلئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کیلئے سب ایک ہو گئے۔ یون تو مجھے کسیکی لڑکی سے کیا غرض کہین جائے۔ مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جنکو مین خویش سمجھتا تھا اور جنکی لڑکی اپنی چاہتا تھا کہ اسکی اولاد ہو اور میری وارث ہو وہی میری خون کے پیاسے رہے میری عزت کے پیاسے ہین اور چاہتے ہین کہ خوار ہو اور اسکا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جسکو چاہے روسیاہ کرے۔ مگر اب تو وہ مجھے آگ مین ڈالنا چاہتے ہین۔ مین نے خط لکھا کہ پرانا رشتہ مت توڑو خدا تعالے سے خوف کرو کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ مین نے سنا ہے کہ آپکی بیوی نے جوش مین آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔ صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر مین ہے بیشک وہ طلاق دیدیوے ہم راضی ہین۔ اور ہم نہین جانتے۔ کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کی خلاف مرضی نہین کرینگے۔ یہ شخص کہین مرتا بھی نہین۔ پھر مین نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ دیا۔ اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے سو کرے۔ ہم اسکے لئے اپنے خویشون سے اپنے بھائیون سے جدا نہین ہو سکتے مرتا مرتا رہ گیا۔ کہین مرا بھی ہوتا۔ یہ باتین آپکی بیوی صاحبہ کی مجھے پہنچی ہین بیشک مین ناچیز ہون ذلیل ہون اور خوار ہون۔ مگر خدا تعالے کے ہاتھ مین میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب مین ایسا ذلیل ہون۔ تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا مین نے آپکی خدمت مین خط لکھدیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آوین اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ لین تو پھر جیسا کہ آپکا خود منشا ہے۔ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپکی لڑکی کو نکاح مین رکھ نہین سکتا۔ بلکہ ایکطرف جب محمدی[۵] کا کسی شخص سے نکاح

[۵] یہ حضرت الکذب کا دیانی صاحب کی نظر منظور خاتون کا نام نامی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپکی لڑکی کو طلاق دیدیگا۔ اور اگر نہیں دیگا۔ تو میں اُسکو عاق اور لاوارث کردونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے۔ اور یہ ارادہ اُسکا بند کرادوگے تو میں بدل وجان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کرکے آپکی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کرونگا۔ اور میرا مال اُسکا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں۔ اور گھر کے لوگوں کو تاکید کریں۔ کہ وہ بھائی کو لڑائی کرکے روک دیوے ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے رشتہ ناتے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھیگا۔ جب آپکی بیوی کی خوشی ثابت ہو ورنہ جہاں میں رخصت ہوا ایسا ہی سب ناتے رشتے ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم بالواقعہ۔ خاکسار غلام احمد۔ لودھانہ اقبال گنج ۴ مئی ۹۱ع

جب یہ صاحب بھی قابو میں نہ آئے تو کادیانی نے اپنی **پہلی بیوی** اور **بچوں** کو جو مرزا احمد بیگ کے خیرخواہ و صلاح کار تھے۔ گھورنا اور ڈرانا شروع کیا۔ اور ان کو ایسی ناجائز دھمکی دی کہ کسی پکے شہوت پرست سے (بشرطیکہ وہ شریف کہلاتا ہو) اسپر جرات نہو سکی۔ عاجز اور ضعیف العمر **بیوی کو طلاق** دینے کا ڈر سنایا۔ اور **بچوں کو عاق** اور لاوارث کردینے کا۔ اور اس مضمون کا اشتہار چھاپکر شایع و مشتہر کردیا۔ جو رسالہ نمبر ۵ جلد ہذا کے صفحہ ۱۴۵ میں منقول ہے۔ اور **ادھر** فریق ثانی ناکح اور اسکے وارثوں کو دھمکانا۔ اور ڈرانا شروع کیا۔ **مرزا سلطان محمد بیگ** کو یہ کہا کہ تم اس تعلق کو قطع کردو۔ تمہارا نکاح دوسری جگہہ کرادیا جاویگا۔ تمہاری جوانی پر مجھے رحم آتا ہے۔ تم اس ارادہ سے باز آؤ اور اسکے وارثوں کو متعدد خطوں کے ذریعہ سے ڈرایا اور دھمکایا۔ مگر وہ لوگ بھی جوانمرد نکلے۔ اور اسکی دھمکیاں کو گیدڑ بھبکیاں قرار دیکر اپنے خیال پر قایم و مستحکم رہے۔ ان کے نام کے خطوط کو ہم اس مقام میں نقل کرنیکی گنجایش نہیں دیکھتے۔ اور بجائے اسکے کادیانی کے اعتراف و اقرار تخویف (ڈرانے) و خطوط نویسی کو نقل کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ آپ اشتہار **چار ہزار** کے نوٹ ص ۱۲ میں فرماتے ہیں۔ "احمد بیگ کے داماد کا یہ قصور تھا۔ کہ اپنے تخویف کا اشتہار دیکھکر اسکی پروا نکی خط پر خط بھیجے گئے۔ ان سے کچھ نہ ڈرا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیغام بھیجکر سمجہایا گیا۔ کسی نے اسطرف ذرا التفات نکی۔ اور احمد بیگ سے ترک تعلق نہ چاہا بلکہ وہ سب گستاخی واستہزا مین شریک ہوگئے۔ سو یہی مقصود تہا کہ پیشگوئی کو سنکر پیرنا طہ کرنے پر راضی ہو
مگر اے حضرات ناظرین! چونکہ وہ الہام محض کذب اور صرف نتیجہ جوش احتلام کادیانی تہا۔ اگر اسمین صدق کا دخل ہوتا تو کادیانی اسکو سچ بنانیکے لئے ان مکروہات کا مرتکب ہوتا۔ کہ بیوی کو طلاق اور بیٹون کو عاق اور پہر کو بیٹے سے طلاق) لہذا اس کا کوئی ناجائز حیلہ کارگر ہوا۔ اور ساتن تاریخ اپریل ۱۸۹۲ء کو کادیانی کی منکوحہ آسمانی کا نکاح ثانی اسی بیگم مین (جوان) مرزا سلطان محمد سے ہوگیا اسکو اس نکاح ودیرگاہ متمتع رکہے ہوگیا چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۱۵ کے صفحہ ۱۶ مین کادیانی سے منقول ہے۔
پہر اس نکاح سے چار مہینے کے بعد مرزا احمد بیگ نے حسب مقتضائے قضا وقدر و تقاضائے عمر رحلت کی تو اس سے کادیانی کی چڑہ مچگئی اور رال ٹپک پڑی۔ آپنے بغلین بجانی شروع کردین اور متعدد تحریرات مین (کہ از انجملہ بعض اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۱۵ مین منقول ہین) یہ باتین کہین کہ اسکی موت میری ہی پیشگوئی کا اثر ہے اور آئندہ سلطان محمد کے لئے بہی موت تیار ہے۔
ہر چند جنرل جرنل اشاعۃ السنہ نے کادیانی کی ان باتون کا دندان شکن جواب دیدیا اور جلد ۱۵ کے نمبر ۱ و ۲ مین اسپر پچاسی* سوالات جرح کرکے اسکو مجروح و نیم بسمل بلکہ مردہ کردیا۔ ان سوالات مین اسنے یہ ثابت کردیا۔ کہ ایسی پیشگوئیان نجومی وجفری جوتشی بہی کیا کرتے ہین جو بعض اوقات سچی نکلتی ہین۔ یہ پیشگوئی الہامی نہین ہوسکی۔ جن کے جواب مین کادیانی سے بجز سکوت کچہہ بن نہ پڑا۔ جس سے سمجہا گیا۔ کہ بس اب کادیانی پر دہ ہٹ گیا۔ مگر اے حضرات ناظرین! کادیانی بڑا صاحب حوصلہ و نافہم ہے۔ وہ اسقدر سوالات جرح کے مار کہہ کر بیہوش و بے حس ہوکر پہر سر کہسپڑا۔ اور پہر بہی مرزا احمد بیگ کی موت کو اپنے الہام کا نتیجہ قرار دیکر اس سے مرزا سلطان محمد اور ان کے بہی خواہان اہل اسلام کو ڈرانے لگ گیا۔ اور اپنے دام افتادہ احمقون کو اپنی لنترانیان سنانے لگا چنانچہ رسالہ شہادۃ القرآن مطبوعہ ستمبر ۱۸۹۳ء کے ضمیمہ صفحہ ۱ مین اسنے لکہا ہے۔

* پچاسی سوالات کے جواب پر مبلغ پانسو روپیہ انعام مقرر تھا جس کا ان سوالات سے جواب نہ آیا۔ اس عاجز کی طرف سے بہی انعام مقرر ہے جیسا کہ منشی محمد ابراہیم

© rasailojaraid.com

آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آجکی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور اماتت دونوں خدا تعالے کے اختیار میں ہیں اور جبتک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالی اسکی خاطر سے اسکے دشمن کو اسکی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا۔ خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونیکی دلیل ٹھہرا دے۔ سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جلشانہ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنے ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور انہیں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اسکے اجزا یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ (۲) اور پھر داماد اسکا جو اسکی دختر کلان کا شوہر ہے اڑہائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلان فوت نہ ہو۔ (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔"

وازانجا کہ خدا تعالی ہمیشہ آخر کار جھوٹوں کا مونہہ کالا کرتا ہے۔ گو ایک وقت تک ان پر حمرۃ الخجل (ندامت کی سرخی چہرہ) رہی۔ لہذا سات اپریل ۱۸۹۳ء سے اڑہائی سال کی مدت گذر گئی مرزا سلطان محمد زندہ صحیح وسالم خوش وخرم رہا۔ اور اس نکاح سے انکو خدا نے ولد صالح بھی عطا کیا جس سے قادیانی کی دروغگوئی اور ذلت اور رسوائی اسلامی دنیا پر ظاہر ہوئی اور اسکی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر ایسے **حضرات قادیانی** بڑا صاحب حیا وحوصلہ وہاضمہ ہے۔ کہ وہ اس ذلت اور رسوائی کو بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شیر مادر کی طرح غٹ غٹ کرکے نوش فرماکر ہضم کر گیا۔ اور اس نوجوان کی عدم وفات پر اس نے ایسی راست بیانی کی ہے جسنے جہان کے بے شرموں اور جھوٹون کو مات کر دیا۔ ہے اکتوبر سنہ کو اس نے بہ عنوان ذیل کی ایک تحریر شایع کی ہے۔

مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اسکے داماد سلطان محمد کی نسبت جو پیشگوئی کی تھی اسکی حقیقت

اس تحریر میں چونکہ کادیانی نے حسب عادت قدیم تطویل بلاطایل کی ہے اور پورے ... صفحہ پر بیہودہ سرائی اس سے ہوئی ہے۔ لہذا ہم اسکی پوری عبارت کی نقل کرنیکی اس مقام مین گنجائش نہین پاتے صرف اسکا خلاصہ نقل کرتے ہین۔

اس تحریر کا خلاصہ مطالب ذیل ہین

(۱) اس پیشگوئی کے دو حصہ تہے۔ پہلا اور بڑا مرزا احمد بیگ کی وفات تہی۔ دوسرا حصہ اسکے داماد مرزا سلطان محمد بیگ کی وفات۔

(۲) پہلا حصہ پورا ہو گیا جسکا اقرار صاحب اشاعۃ السنۃ نے بہی کیا۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ پیشگوئی تو پوری ہو گئی مگر یہ الہام سے نہین۔ بلکہ نجوم یا رمل وغیرہ سے کی گئی تہی۔

(۳) دوسرا حصہ گو میعاد مین پورا نہین ہوا۔ مگر بعد میعاد پورا ہوگا۔ میعاد مین پورا نہونے کی وجہ یہہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بیگ بہی عبد اللہ آتہم کی طرح ڈر گیا تہا۔ بلکہ اسکے دل پر شدید خوف وحزن وارد ہوا تہا۔ اسلئے وعدہ عذاب موت کو خدا نے میعاد سے ٹلا دیا۔

(۴) مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈرجانے پر دو دلیلین ہین۔ ایک **عقلی** دوسری **نقلی** (روایتی) عقلی یہ ہے کہ جب ایک پیشگوئی مین دو شخصون کے مرنے کی خبر دیجاوے۔ اور ان مین سے ایک شخص مطابق پیشگوئی فوت ہو جاوے تو اس سے دوسرے کا ڈرجانا لازمی امر ہے۔ بنا برعلیہ خبر پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ کے مرجانے سے سلطان محمد بیگ ایسا ڈر گیا ہوگا کہ گویا وہ جیتا ہی مرگیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نقلی (روایتی) دلیل یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بیگ کے بزرگوں کی طرف سے ہمیں دو خط پہنچے۔ جو ایک حکیم صاحب باشندہ لاہور کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے جنہیں انہوں نے اپنی توبہ و استغفار کا حال لکھا ہے۔ سو ان تمام قرائن کو دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ تاریخ وفات سلطان محمد قائم نہیں رہ سکتی۔

(۵) مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے سے اس عذاب کا ٹلجانا گو اس پیشگوئی میں بالظہور مذکور نہ تھا۔ مگر یہ ربانی کتابوں کی تعلیم سے ثابت و معلوم ہے۔ کہ خدا تعالے موقت وعید (موعود عذاب) موت کو لوگوں کے ڈر جانے سے اپنے وقت سے ٹلا دیا کرتا ہے۔ اور یہ خدا تعالی کی قدیم سنت ہے۔ لہٰذا اگر کسی خبر و پیشگوئی میں اسکا ذکر بطور شرط نہ بھی ہو تو بھی خدا تعالے اسکا لحاظ کرتا ہے اور اسکا خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

(۶) اس سنت الٰہی سے مولوی عبد الجبار امرتسری اور مولوی رشید احمد گنگوہی۔ اور ابو سعید محمد حسین واقف ہیں۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو وہ تینوں یا ان میں سے کوئی ایک تاریخ مقرر کر کے جلسہ عام میں مجھ (کادیانی) سے اس بارہ میں بالخصوص صریحہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ اور کتب سابقہ سنیں اور صرف دو گھنٹے تک مجھے ان کے بیان کرنے کے مہلت دیویں۔ پھر اگر ان کا یہ خیال ہو گا کہ یہ دعوے نصوص صریحہ سے ثابت نہیں۔ اور جو دلایل بیان کئے گئے ہیں وہ باطل ہیں۔ تو ہم دو سو روپیہ انعام دیں گے۔ اگر وہ قسم کھا کر کہدیں گے کہ وہ دلائل باطل ہیں۔ اور خدا تعالی کی عادت نہیں ہے کہ وہ اپنے وعدوں اور میعادوں میں کسی کی توبہ یا خوف سے تاخیر ڈالدیتا ہے

یہ آپکے آٹھ صفحہ کے پورے مطالب کا خلاصہ ہے۔ اب ناظرین اسپر ہماری ریمارکس اور تشریحات سنیں

نمبر اول میں جو آپنے فرمایا ہے کہ اس پیشگوئی کا بڑا حصہ مرزا احمد بیگ کی موت تھی۔ یہ اسلئے فرمایا ہے کہ احمد بیگ مر چکا تھا۔ وہ نہ مرتا تو یہی چھوٹا حصہ ہو جاتا۔

مگر کادیانی کے اصل الہام یا احتلام **اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء** منقول ص ۱۵۸ رسالہ ہذا

© rasailojaraid.com

اور اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۲ء منقول صفحہ ۱۴۵ اور اسکے خط ۴ مئی ۱۸۹۳ء منقول صفحہ ۱۸۴ اور اسکے مضمون ضمنہ شہادت القرآن منقول صفحہ ۱۸۶ کے ناظرین پر مخفی نہوگا۔ کہ بڑا حصہ اس الہام و پیشگوئی کا اور اصل مقصود الہام منکوحہ آسمانی کا کادیانی کا اسکے پاس لیں آنا ہے۔ تو مرزا احمد بیگ کا فوت ہونا اسکا ایک چھوٹا حصہ اور ایک ذریعہ یا زینہ ہے۔ اسکو کادیانی کا بڑا حصہ قرار دیتا ہے۔ سفید جھوٹ ہے۔

نمبر ۲ میں جو کادیانی نے کہا ہے کہ پہلے حصہ کی پوری ہونیکا صاحب اشاعۃ السنۃ نے اعتراف کر لیا ہے یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ اور "دروغ گویم برروئے تو" کا مصداق کادیانی سچا ہے تو بتا دے کہ اشاعۃ السنۃ کا یہ اعتراف کس صفحہ میں مرقوم ہے۔ اشاعۃ السنۃ کے صفحہ (۳۹) جلد (۱۵) نمبر (۲) میں تو اسکے وقوع سے لاعلمی ظاہر کی گئی ہے۔

نمبر ۳ میں جو کادیانی نے مرزا سلطان احمد بیگ کا ڈر جانا بیان کیا ہے۔ یہ بھی محض کذب ہے ہم نے ایک دوست (منشی محمد سعید نقشہ نویس راولپنڈی) کی معرفت مرزا سلطان محمد بیگ سے بضمن چند سوالات اس امر کے متعلق سوال کیا۔ تو انہوں نے جواب میں ڈر جانے سے انکار کیا۔ تو وہ سوال ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

سوال سوم۔ مرزا غلام احمد کے الہام سے آپکے دل پر کیا اثر ہوا تھا کیا آپ ڈر گئے تھے یا نہیں؟

جواب۔ مرزا صاحب کو میں جھوٹا اور دروغگو جانتا تھا۔ اور جانتا ہوں۔ اور میں مسلمان آدمی ہوں۔ خدا کا ہر وقت شکر گذار ہوں۔ سلطان محمد بیگ۔ بقلم خود۔

حضرات ناظرین! کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ در صورت انکار خوف مرزا سلطان محمد بیگ سے کادیانی نے قسم کا مطالبہ بوعدہ انعام **یک ہزار لغایت چہار ہزار** کیوں نہیں کیا۔ جیسا کہ عبداللہ آتھم سے کیا تھا؟ **اسکی وجہ** ہم سے سنیں۔ کادیانی کو خوب یقین تھا کہ سلطان محمد مسلمان پھر نوجوان پھر انگریزی خوان پھر پولیس والوں کا صحبتی اور متعلق ہے۔ وہ اپنے سچے انکار پر فوراً قسم کھا کر روپیہ وصول کرے گا۔ عبداللہ آتھم کی طرح بڈھا اور ضعیف القلب عیسائی نہیں۔ کہ وہ جھوٹی قسم سے بھی ڈر جائے گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت! اس جھوٹے مسیح کی ان پالیسیوں کو دیکھیں اور اسکے مکار اور عیار ہونیکی یقین کریں۔

نمبر ۴ میں جو مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر **عقلی دلیل** بیان کی ہے۔ وہ بھی محض دروغ و مغالطہ ہے عقلمند انسان کسی پیشگوئی کرنیوالے کا جھوٹا ہونا ایک نہیں ہزار بار اگر وہ کسی شخص کی موت کی نسبت پیشگوئی کرے۔ اور پھر وہ شخص فوت بھی ہو جاوے تو وہ عقلمند اس موت کو پیشگوئی کا اثر نہیں سمجھتا۔ اور نہ اس سے ڈرتا ہے۔ بناءً علیہ احمد بیگ کی موت سے سلطان محمد کا ڈر جانا لازمی و ضروری نہیں۔ اور جو **نقلی** (روایتی) دلیل بیان کی ہے وہ ہرگز لائق اعتماد و قبول نہیں کیونکہ اس میں اتنا تو اوکا اور ان خطوں کی کاتب حکیم فضل الٰہی صاحب متوطن (کوٹ ہوانیدا ضلع گوجرانوالہ) مقیم لاہور ہیں خاکسار نے انکو اپنے فرودگاہ لاہور میں بلا کر حال دریافت کیا تو انہوں نے چند اشخاص کے سامنے اقرار کیا کہ ان خطوں کا کاتب میں ہی ہوں۔ اور ان کی یہ روایت کادیانی کی تائید و تصدیق میں تین وجہ سے لائق قبول و اعتماد نہیں

وجہ اول کہ ان خطوں میں بقول کادیانی و حسب بیان حکیم صاحب مرزا سلطان محمد بیگ کا کوئی اعتراف قصور و توبہ درج نہیں جو کچھ ہے وہ ان کے بزرگوں کی طرف سے ہے۔ و از انجا کہ مقصود نکاح ثانی زوجہ آسمانی کادیانی کا محرک اصل مباشر خود مرزا سلطان محمد بیگ صاحب ہیں نہ انکے بزرگ جو صرف معاون و مشیر ہیں۔ لہذا وہ اعتراف قصور و توبہ اصل مباشر کے انکار و اصرار کے مقابلہ **کان لم یکن** و ناقابل اعتبار ہے۔

وجہ دوم یہ کہ مرزا سلطان محمد بیگ نے اپنی اس تحریر میں جو ہمارے سوالات کے جوابات میں انہوں نے ارسال کی ہے۔ اس سے بھی انکار کیا ہے کہ ان کے کسی رشتہ دار کو کوئی خط متضمن توبہ و استغفار مرزا غلام احمد کے نام بھیجا ہو۔ لہذا ان خطوں کا اعتراف قصور و توبہ باوجودیکہ وہ غیر مباشر کا اعتراف ہے۔ اور غیر راقم کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ لائق اعتبار نہیں ہے۔

وجہ سوم اسلئے کہ اس اعتراف توبہ کے ناقل و کاتب حکیم فضل الٰہی صاحب ہیں اور وہ کادیانی کے چھپے حواری (مددگار) اور ذوالوجہین (دورخے) ہیں۔ مسلمانوں کی جماعت میں دو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ آتے ہین - تو کہتے ہین کہ ہم کادیانی کا حواری نہین ہین - اور جب کادیانی کے حواریون اور مریدون سے خلوت کرتے ہین تو ان کے ہم صفیر وہمدگار بن جاتے ہین - انکی اس دو رنگی حالت پر سردست تین دلائل پیش کئے جاتے ہین - باقی پھر سہی - اگر حکیم صاحب نے ہم سے اسباب این چہرہ جاہے کی - یا بانی صحبت بابتا

پہلی دلیل یہ ہے کہ وہان کے خاص ملہمی جلسون اور کمیٹیون کے ممبر ہوتے ہین - اور انکی بعض مذہبی مجلسین انہی کے خاص اہتمام سے اور انہی کے خاص مکان پر ہوتی ہین اسکی تصدیق چاہیے تو حافظ فضل احمد و مولا بخش کا اشتہار مباحثہ جو حکیم صاحب ہی کے مکان کے پتہ سے جاری کیا گیا ہے ملاحظہ

دوسری دلیل یہہ کہ وہ وقتاً فوقتاً کادیانی کے عقاید کفریہ کی تائید و تصدیق کے لئے کھڑے ہوتے جاتے ہین - **دو دفعہ** خاکسار کے فرودگاہ پر آئے - اور عقاید کادیانی کے حامی بنے - **ایکدفعہ** اسبات کا ثبوت بنکر آئے کہ جو کادیانی ملائکہ کو ارواح کواکب قرار دیا ہے یہ کفر نہین ہے - **دوسری دفعہ** اس امر کا ثبوت آپنے پیش کیا کہ جو کادیانی نے آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنے اوپر لگایا ہے یہ کفر نہین ہے - جب ہم نے ان باتون کا کفر ہونا ان کے سامنے ثابت کیا - تو باوجودیکہ عاجز اور لاجواب ہو گئے مگر پھر بھی ان باتون مین کادیانی کی تائید کرنے سے باز نہ آئے - اور اس لاجواب ہونیکے بعد شیخ محی الدین واعظ انجمن حمایت اسلام کے نام اس مضمون کا رقعہ لکھ مارا کہ جو کادیانی نے اپنے آپ کو مرسل یزدانی لکھا ہوا اسکا ثبوت قرآن و حدیث مین موجود ہے - اور اسکی تفصیل مین پورا مرزائی بنکر دکھا دیا -

تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ کادیانی کے حواریون اور اسکے مذہب پھیلانیوالون کو تبرعاً اور حسناً بلا عاوضہ مالی مدد دیتے ہین - اور کادیانی کے مخالفون اور نکتہ چینیون کا بالعوض اور درا جبی حق بھی ادا نہین کرتے - تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ لاہور مین ایک شخص قطب الدین نام واعظ سا کن موضع بدوملہی (جو اس عاجز کا شاگردان شاگرد ہے - اور بدقسمتی سے اور کم علمی کی وجہ کادیانی کے دام مین پھنس گیا ہوا ہے) کادیانی کی تائید مین بر سر بازار وعظ کہتا پھرتا تھا - (جسکا صلہ و انعام بھی اس نے بر سر بازار راشدہ مسلمانون سے پایا -) اسکو حکیم صاحب نے علی رؤس الاشہاد (لوگون کے سامنے) زر دریدہ عنایت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیئے - تاکہ اور لوگ بھی انکی تقلید کریں اور اسکو مالی مدد دیں - اور جب حکیم صاحب نے اشاعۃ السنہ کے ان پرچوں کا جواب خاکسار سے کئے گئے تھے معاوضہ طلب کیا - تو اسکے جواب میں آپنے اس مضمون کا رقعہ لکھا جس میں چندہ دینے سے انکار اور مفت رسالہ لینے کا سوال پایا جاتا ہے -

ان وجوہات ثلثہ سے ناظرین یقین کرینگے کہ حکیم صاحب کادیانی کے پکے حواری ہیں - لہذا انکی روایت و شہادت کادیانی کی تائید میں مقبول نہیں - مرزا سلطان محمد بیگ کے خوف پر عقلی و نقلی دلیل بیان کرکے جو کادیانی نے کہا ہے کہ ان تمام قرائن کو دیکھکر ہمیں یقین ہو گیا تہا - کہ تاریخ وفات سلطان محمد بیگ قائم نہیں رہ سکتے" یہ بھی محض جھوٹ ہے - اور بنا رفاسد علی الفاسد - آپکو یہ یقین یا کم سے کم غالب ظن یا ادنی درجہ کا وہم بھی اسکا گذرتا تو آپ ۶ اکتوبر ۱۸۹۴ء سے پہلے اس مضمون کا اشتہار جاری کرتے - آپ اشتہار جاری کرنیکے ایسے عادی ہیں - کہ اپنی محبوبہ زوجہ کا حمل اور مبغوضہ زوجہ کی طلاق اور اولاد کو عاق کرنیکے اشتہار سے نہیں رک سکے پس اگر ان کو کچھ بھی اشارہ عالم بالا سے ہوتا یا آپکا ملہم معلم الملکوت آپکو القا کرتا یا واقعہ میں آپ کو کوئی خط معذرت بزرگان سلطان محمد کی طرف سے ملتا تو آپ ضرور اسکا اشتہار کر دیتے تا تاریخ وفات مرزا سلطان محمد بیگ گذر گئی - اور اس جوان کی صحت کے ساتھ زندگی آپکی شرمندگی کی موجب ہوئی - تب آپنے اپنے ایک چہیتے حواری کی مدد سے یہ ڈہکوسلہ بنا لیا - دنیا میں کون ایسا احمق ہے جو ان واقعات کو سنکر یا جانکر آپکے اس ڈھکوسلہ کو مان لیگا - اور اسکو آپ کی بناوٹ نہ کہیگا

نمبر ۵ میں جو آپنے ورجا نیسے آلہی وعدہ وعید عذاب کے ٹلجانیکو سنت قدیم خداوندی قرار دیا ہے - یہ بھی محض کذب ہے - جسکا کافی بیان اس جلد میں (صفحہ ۶ سے ۱۰) تک ہو چکا ہے -

نمبر ۶ - میں جو آپنے ہم تینوں میں سے کسی ایک کی قسم اس بیان پر چاہی ہے - اس قسم کے لئے خاکسار جس تاریخ و جس مقام میں بجز قادیان آپ چاہیں حاضر ہے - مگر اس پر انعام دو ہزار روپیہ نہیں چاہتا - بلکہ بجائے دو سو روپیہ کے آپکے مسلمان ہو جانے اور عقاید جدیدہ کفریہ سے آپ کے تائب ہونیکا طالب ہے - اور اگر آپ اس سے انکار کریں تو پھر اور انعام تجویز کیا جاویگا جو از قسم مال نہو گا - اسکا اظہار آپکے مسلمان ہونے اور عقاید کفریہ سے تائب ہونے سے انکار کے بعد کیا جائیگا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس قسم کے ناراست ہونیپر آپ مجہکو کوئی ڈرانا چاہتے ہین تو اسکی میعاد تین دن مقرر کرین ۔
اس سے زیادہ میعاد مقرر کرین گے تو ہمکو منظور نہ کیا جائیگا ۔ اور کمی میعاد کا آپکو اختیار ہی دیا گیا ہے ۔ چنانچہ
صـ مین مصرح ہو چکا ہے ۔ اور اگر آپ اس انعام و شرط سے میری قسم منظور نہ کرین تو بالمقابل قسم میرے
کرین اور اسپر بہی دو سو روپیہ جو آپنے تجویز کئے ہین انعام لین ۔ مگر مین آپکی آپ کے ان حواریون کی جنکو
مین آپکی مانند دہریہ و لامذہب جانتا ہون قسم ہرگز منظور نکرونگا ۔ آپ اور وہ لوگ تو دو سو روپیہ کیا
دو روپیہ پر بہی قسم کہا جانیکو تیار ہو جائینگے ۔ بلکہ مین آپکے گروہ سے ان لوگون مین سے جو صرف دہوکہ کہا کر
آپکے دام مین پہنسے ہوئے ہین ۔ اور ہنوز مذہب و اسلامی اعتقاد کا حصہ انمین باقی ہے ۔ اور ان کے
نام صـ مین گذر چکے ہین ۔ اوّلاً خانصاحب **محمد علی خان** رئیس مالیر کوٹلہ کی قسم چاہتا ہون ۔ وہ انہی
الفاظ سے جو آپ مجہسے کہلانا چاہتے ہین یہ کہین ۔ اور اسطرح قسم کہا جائین ۔ کہ ہم نے ان دلائل فریقین کو
جو خدا تعالےٰ کے موعود و موقت عذاب کے ٹل جانے یا نہ ٹلنے کی بابت قادیانی کے اشتہارات اور اشاعة
السنتہ کے مضامین مین بیان ہو چکے ہین بغور و تعمق سے ملاحظہ کیا ہے ۔ ہمارا ایمان و کانشنس کی شہادت
سے قادیانی کے دلائل غالب و راجح ہین ۔ اور اشاعة السنتہ کے دلائل مرجوح و مغلوب ہین ۔ اور ہمکو مولفہ دلائل سے
یقین ہو گیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے موقت و موعود عذاب موت کو لوگون کے سچے مسلمان ہو جانے سے
بلکہ جہوٹا ایمان لانے سے بلا کافر بنا کر کسیقدر ڈر جانیسے ٹال دیا کرتا ہے ۔ اس بیان مین ہم اپنے دلی اعتقاد
و کانشنس کے خلاف کرتے ہین ۔ تو ہمکو خدا ایسے دکہ و عذاب سے ہلاک کرے جو کسی جہوٹے پر نہ آیا ہو
فان لقا **محمد علیخان** تسلیم کذب قادیانی اس قسم سے انکار کرین تو دوسرے درجہ پر حافظ **محمد یوسف** صاحب ضلعدار
نہر اسی تفصیل سے قسم کہائین یا وہ بہی اسیطرح انکار کر جائین تو درجہ سوم منشی **عبد الحق** صاحب اکونٹنٹ
پنشنر لاہور وہ بہی انکاری ہون ۔ تو درجہ چہارم منشی **الٰہی بخش** صاحب اکونٹنٹ لاہور وہ بہی انکاری
ہون ۔ تو درجہ پنجم سید **فتحعلیشاہ** ڈپٹی کلکٹر نہر یہ لوگ چونکہ عربی و دینی علوم مین دخل نہین رکہتے
لہذا ان مین سے ہر ایک کو عربی عبارات کا مطلب سمجہنے کیلئے قادیانی کے گروہ سے منشی (یا مولوی)
محمد احسن امروہی کو اپنے ساتھ شریک کرنا ضروری ہوگا ۔ جو کسیقدر عربی مین دخل رکہتے ہین ۔

© rasailojaraid.com

اور انکو بہی انکے ساتھ قسم کہانی پڑیگی - یہ صاحب بہی کادیانی کے دہوکہ مین پہنسے ہوئے ہین - اور اسلام
بہی کچہہ تعلق رکہتے ہین - اس لئے ہم ان کی قسم کو ان لوگون کے ساتھ منظور کرتے ہین - اور اگر یہ لوگ
کے پچہلے اشتہارات کے دلائل پر مطمئن نہون اور انکو ہمارے دلائل رجوع کے مقابلہ مین کمزور سمجہین - تو اس امر کا
کرکے کادیانی سے درخواست کرین کہ وہ اپنے دعویٰ الٰہی وعدہ عذاب موت کے ٹلجانے" پر اور قوی دلائل جنکو وہ
مین صرف در گفتہ مین بیان کرنا چاہتا ہے قلمبند کرا کر ہمارے پاس بہیجدین اور ہم انکا جواب لکہین اور
جانبین کے دلائل کا موازنہ و مقابلہ کرکے اسکے دلائل کو غالب پاوین تو اسی تفصیل اور اسی ترتیب سے قسم
اور کادیانی کو بہی انعام دلوائین -

اور اگر دلائل وعدہ عذاب موت کے ٹلجانے کے علاوہ کادیانی سے ہمارے جہار الزامات مندرجہ
اربعہ "کادیانی پر نیابی اشاعۃ السنۃ - لعنۃ اللہ علی الکاذبین متہ تکملہ "حرامزادہ" الخ - "(۱) وجہ فرضی کادیانی
کا پورا جواب لکہوائین - اور پہر اسکا جواب ہم سے لکہوا کر انہین موازنہ و مقابلہ کرکے کادیانی کی جانب کو غالب
اشاعۃ السنۃ کو مغلوب سمجہین - تو اسپر بہی اسی ترتیب اور اسی تفصیل سے قسم کہائین - اور اسکو صلہ
دوہزار روپیہ انعام کادیانی کو دلوائین - اس دوہزار روپیہ کی کفالت چاہین تو ہمارا نیا مکان واقع دیو نجانہ
اسبمعہ زوجہ دو دفعہ شیشانش ہوچکے ہین - بکفیل کرالین جیسا کہ جواب اہین حمدیہ کا انعام مین اپنی زمین رکہکر
کرانے تہی - یہ بات کادیانی نے نہ مانی اور جواب مضامین اربعہ مذکور کو لکہنے کی جرأت نہ کی اور اسکو موجودہ اشتہار
کے دلائل پر مطمئن نہو نیکے سبب ان لوگون نے قسم نہ کہائی تو عام مسلمان جان لین کہ اُس دعویٰ خود کے موعودہ
ٹلجانے" پر کادیانی اور اسکے اتباع مذکورین کو یقین و طمانینت نہین ہے - اور اسپر ضد ہی ہین وہ ہٹ دہرمی
کررہے اور دیدہ و دانستہ دہوکا دے رہے ہین -

نمبر ۸ مین جو آپنے والیسی منکوحہ آسمانی کی پیشینگوئی کی ہے - اسکی کوئی میعاد نہین بتائی - لہذا
پیشینگوئی آپکے کسی دعویٰ الہام یا مسیحائی وغیرہ کی دلیل نہین ہوسکتی - ایسی پیشینگوئی اگر کوئی آپکی موجودہ
منکوحہ کی نسبت کرے اور یہ کہے کہ آپکے مرنیکے بعد وہ اسکی نکاح مین آویگی تو کیا آپ اسکو ملہم یا مسیح وغیرہ - ہرگز نہین
لہذا مناسب ہے کہ اگر اس پیشینگوئی سے آپ اپنا کوئی دعویٰ الہام یا مسیحائی وغیرہ ثابت کرنا چاہتے ہین تو اسکی

کیا - لہذا اخبار کا نمبر ... اس تاریخ سے امید ہے الہ آباد - آرہ - رحیم آباد ضلع دربہنگہ وغیرہ بہی جانا ہوگا - جو صاحب

[illegible]
م میعاد مقرر کرین ورنہ اسکو ایسی ڈہونگے رہین - ان تشریحات سے کادیانی کی راست بیانی اچہی طرح ثابت ہوگئی - اب دادِ انصاف ناظرین کے ہاتھ مین ہے - خدا تعالیٰ توفیق انصاف د